آئندہ شماروں کے موضوعات

☆ ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم و تربیت کیا تھا جہاں ایک ہی درس گاہ کے یکساں نظام تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے والے تین ہم جماعت مجدد الف ثانیؒ، ممتاز عالم و صوفی بن جاتے ہیں اور سعد اللہ خان وزیر اعظم مغلیہ سلطنت کے عہدے پر فائز ہوتے ہیں اور استاد احمد تاج محل کے معمار بن جاتے ہیں، یہ تینوں ایک ہی استاد کے شاگرد تھے۔ وہ نظام تعلیم و تربیت کیا تھا؟

☆ انبیاء اپنے کام کی اجرت طلب نہیں کرتے، کیا انبیاء کے مشن کے وارثین اپنے کاموں کی اجرت کسی بھی صورت میں طلب کر سکتے ہیں۔ کیا انبیاء فریق یا حریف ہوتے ہیں؟ کیا انبیاء کی دعوت کے علمبردار معاشرے میں متحارب سیاسی فریق کا فریضہ بھی انجام دے سکتے ہیں۔ فریق اور حریف بننے والا داعی کیسے بن سکتا ہے؟ جب کہ دعوت کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ داعی کسی صلے اور تمنا کا طلب گار نہ ہو، انبیاء صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہم تم سے کسی اجرت کے طالب نہیں صرف تمہاری بھلائی چاہتے ہیں، اپنی بھلائی نہیں، کیا دعوتی کاموں کو اجرت سے متعلق کرنا قرآن کی رو سے مناسب ہے؟

☆ کیا بلاسود بینکاری کے نام پر دنیا میں اس وقت تمام بینک سودی بینکاری کر رہے ہیں؟ کیا ورلڈ بینک، اسلامی بینکنگ کی حمایت اس لیے کر رہا ہے کہ وہ کروڑوں مسلمان جو سود کی وجہ سے بینکوں میں پیسے نہیں رکھتے ان کا سرمایہ زیر گردش آجائے اور ہر فرد کو سود کی لعنت میں بہ اکراہ نہیں بہ رضا و رغبت مبتلا کیا جائے؟ کیا عام لوگوں کو تعیّشات زندگی کے لیے سستے قرضے دے کر سود کی کراہت ان کے دل سے ختم کی جارہی ہے اور مسرفانہ معاشرے کی بنیادیں اسلام کی تعلیمات کو مسخ کر کے وسیع کی جارہی ہیں؟ کیا اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر فرد کے سرمایے کا حساب کتاب بھی عالمی استعماروں کی زیر نگرانی آجائے تاکہ ان خفیہ ہاتھوں کو تلاش کیا جاسکے جو عالمی اسلامی بیداری کی مختلف سطحوں، لہروں کی مختلف طریقوں سے مالی امداد کر رہے ہیں۔ لہٰذا دنیا میں مسلمان جہاں بھی بڑی رقم بینک سے نکالتے ہیں اور کسی کاروبار میں نہیں لگاتے تو فوراً پوچھ گچھ شروع ہوجاتی ہے کہ رقم کس کو دی گئی؟ اس وقت سب سے زیادہ بینکاری کی صنعت میں منافع اور شرح افزائش میں اضافہ، نام نہاد سودی بینکاری کے کاروبار میں ہے۔ بلاسود بینکاری کے ذریعے سود کو عالمی بینک نے حلال ٹھہرا کر مسلمانوں کو سودی کاروبار کے ساتھ تعیّشات اور اپنی آمدنی سے زیادہ اخراجات کے سودی طلسمی دھندے میں مبتلا کر دیا ہے۔ کیا یہ نقطۂ نظر درست ہے؟

☆ معتزلہ کو ایک صدی تک عباسی حکومت کی سرپرستی حاصل رہی لیکن منکرین حدیث یہ الزام کیوں عائد کرتے ہیں کہ فقہ اسلامی دور ملوکیت کی پیداوار ہے۔ دور ملوکیت کی پیداوار فقۂ معتزلہ کا ماننے والا دنیا میں ایک بھی نہیں حتیٰ کہ فرقۂ معتزلہ کی صرف دو چار کتابیں تاریخ میں باقی رہ گئیں؟ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

☆ کیا مغربی اصطلاحات کے تمام ترجمے غلط ہیں؟ ۔کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی اصطلاح کا ترجمہ ممکن ہی نہیں لہٰذا ترجموں سے مغرب کو سمجھنے والے مغرب کے آلہ کار بن جاتے ہیں؟ اسلام میں راعی اور رعایا کا وجود ہے، Citizen کا وجود نہیں کیونکہ رعایا مطیع رب ہوتی ہے جب کہ سٹیزن Sovereign ہوتا ہے وہ حاکم اعلیٰ ہوتا ہے جس نے بادشاہ کی جگہ لی ہے۔ سٹیزن قانون ساز ہوتا ہے وہ کسی کا مطیع نہیں ہوتا کسی کو جواب دہ نہیں ہوتا۔ البتہ پارلیمینٹ اس کو جواب دہ ہے کیونکہ پارلیمینٹ اس کی مخلوق ہے اور سٹیزن اس کا خالق ہے۔ سٹیزن نے خدا کی جگہ لے لی ہے وہ خیر وشر، حق و باطل کے تعین کا حق رکھتا ہے۔ اس کے سوا یہ حق کسی کو حاصل نہیں، خدا تو مر چکا ہے (نعوذ باللہ)۔ کیا اس نقطۂ نظر کی اسلامی توضیحات جن سے فرد اور جمہور کا فلسفہ فروغ پاتا ہے اسلامی علمیات کی رو سے درست نقطۂ نظر ہے؟

☆ عربوں نے یونانی زبان سے طب، فلسفے اور منطق وغیرہ کے تراجم کیے لیکن یونانی ادب خصوصاً ڈرامے کی طرف قطعاً توجہ نہیں دی۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ عربی ادب اور شاعری میں ڈرامے کا وجود کیوں نہیں ملتا؟ ٹی ایس ایلیٹ کے مطابق تھیٹر ایک ایسا عطیہ ہے جو ہر قوم کو نہیں ملتا خواہ اس کا تمدن کتنا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو، یہ عطیہ مختلف اوقات میں ہندوؤں، جاپانیوں، یونانیوں، انگریزوں، فرانسیسیوں اور ہسپانیوں کو ملا اور کمتر درجے میں ٹیوٹانیوں اور اہل سکنڈی نیویا کو عطا کیا گیا۔ یہ عطیہ اہل روما کو نہیں ملا اور ان کے جانشین اطالویوں کو بھی زیادہ فیاضی سے نہیں دیا گیا”۔ ٹی ایس ایلیٹ نے اس گفتگو میں عربوں کا ذکر نہیں کیا جنھیں لہو ولعب اور فضولیات پر مشتمل ڈرامہ بازی کا عطیہ قدرت سے بالکل نہیں ملا۔ روما، عرب، اطالیہ کی مابعد الطبیعیات کی روشنی میں ایلیٹ کے نقطۂ نظر کا جائزہ لیا جائے تو سامی النسل مذاہب کی سرزمین میں ڈرامے سے گریز کے کیا اسباب تھے؟

☆ کیا اہل کتاب سے مکالمے کی دعوت جس بنیاد پر قرآن میں دی گئی ہے اسی بنیاد پر مکالمہ آج بھی کیا جا سکتا ہے؟ یا تکمیل قرآن کے بعد مکالمے کا دروازہ بند ہو گیا ہے کیا دین مکمل ہونے کے بعد حق و باطل میں مکالمے کی کوئی گنجائش باقی ہے؟ کیا اب مکالمے کے بجائے صرف گفتگو کی گنجائش ہے جو دعوت دین کے لیے ضروری ہے کیونکہ مکالمہ تو برابر کی سطح پر ہوتا ہے؟ الکتاب کے ماننے والے اور اہل کتاب کیا برابر ہو سکتے ہیں؟

☆ تاریخ تعمیرات میں مصر، ہندوستان، ہسپانیہ، ایران اور وسط ایشیا کی تعمیرات، محلات باغات قصر کا ذکر ملتا ہے لیکن اس تاریخ میں مدینۃ النبیؐ کا ذکر نہیں ملتا۔ مدینۃ النبیؐ ان خرافات، بدعات اور تعیّشات سے کیسے محفوظ رہا۔ الفخر فقری جس کا وطیرہ تھا وہ ذات جہاں آرام فرما رہی ہے کیا وہاں تعیّشات کی ثقافت اس لیے فروغ نہ پا سکی کہ وہ شہر نبیؐ شہر نبیؐ شہر نبیؐ ہے۔ جدیدیت پسند اندلس کو مثالی ریاست کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ وہ Plural Society تھی لیکن مدینۃ النبیؐ اور مکہ معظّمہ کا نام مثالی ریاست کے طور پر پیش نہیں کرتے جب کہ وہاں بھی کتابیہ سے نکاح جائز تھا؟ مدینہ کے بجائے اندلس کو اسلامی نمونے کے طور پر پیش کرنا کیا جدیدیت ہے؟

☆ سورہ احزاب میں ''قتلوا تقتیلا'' کے حکم کے تحت فحاشی پھیلانے والوں کا قتل کیا صرف اسلامی ریاست میں جائز ہوگا یا دنیا میں جہاں سے بھی فحاشی پھیلائی جائے گی اس حکم کا اطلاق وہاں وہاں بھی ہوگا۔ قرآن حکیم نے اس حکم کو سنّت اللہ قرار دیا ہے اور تاکید کی ہے کہ ولن تجد سنت اللہ تبدیلا ۶۲/۳۳۔ سورہ نور میں فحاشی پھیلانے والوں کو دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کی خوش خبری دی گئی ہے اس سزا کی دنیا میں کیا صورتیں ہیں؟ کیا قتلوا تقتیلا کا اطلاق یہاں ہوگا۔ کیا یہ سزا عالمگیر ہے۔ یا خاص اسلامی ریاست سے مخصوص ہے۔ کیا اسلامی ریاست باہر سے اپنی حدود میں یا دوسروں کی حدود میں فحاشی کی نشر و اشاعت کو برداشت کرسکتی ہے؟ بنیادی حقوق کے فلسفے کے تحت آزادی اظہار رائے ہر ایک کا بنیادی حق ہے لہٰذا ہر ایک کو فحاشی پھیلانے کی اجازت ہے امریکی سپریم کورٹ نے انٹرنیٹ پر فحاشی کے خلاف درخواست مسترد کردی کہ بنیادی حق متاثر ہوتا ہے کیا اسلام فحاشی پھیلانے کو بنیادی حق تسلیم کرتا ہے؟